بسم الله الرحمن الرحيم

بِسْمِ اللهِ ، وَالْحَمْدُ لله ، وَالصَّلاَةُ وَالسَّلاَمُ عَلَي رَسُوْلِ الله صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَي اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ وَّالاَه أَمَّا بَعْدُ:

279. دعا کے مہینے میں ہماری دعائیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ۖ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ۖ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ﴿١٨٦﴾﴾ (البقرة:186)

اور دوسری آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ ﴿٦٠﴾﴾ (غافر:60)

اور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"أَفْضَلُ الدُّعَاءِ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ"

اور دوسری حدیث میں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"دَعْوَةُ ذِي النُّونِ إِذْ دَعَا رَبَّهُ وَهُوَ فِي بَطْنِ الْحُوتِ: ﴿لَّا إِلَٰهَ إِلَّا أَنتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ﴿٨٧﴾﴾ لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا اسْتَجَابَ لَهُ" (الانبیاء:87)

اور تیسری حدیث میں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"ادْعُوا اللهَ وَأَنْتُمْ مُوقِنُونَ بِالْإِجَابَةِ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللهَ لَا يَسْتَجِيبُ دُعَاءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ"

آج کے خطبے کا موضوع ہے: **"دعا کے مہینے میں ہماری دعائیں"۔**

رمضان کا مہینہ دعا کا مہینہ ہے اور دعا کا مہینہ اس لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب رمضان مبارک کا ذکر کیا اور روزوں کا ذکر کیا تو ان آیات کریمہ میں یا ان آیات کریمہ کے بیچ میں دعا کا ذکر بھی کیا ہے۔ دعا کو کوئی خاص وقت یا کوئی خاص مہینہ یا کوئی خاص دن یا سال نہیں ہے دعا پورے سال میں ہمیشہ مومن اپنے ربّ سے کرتا رہتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے کہ جس مہینے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیاروں کے لیے مومنوں کے لیے رمضان کے روزے کو فرض کر دیا ہے اور روزے کی حالت میں انسان کمزور ہو جاتا ہے اور کمزور انسان جب اپنے ربّ کو پکارتا ہے تو اس کی دعا کی قبولیت کے اور زیادہ چانسز (Chances) ہو جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ أحکم الحاکمین نے آیات الصیام کا ذکر کرتے ہوئے دعا کا ذکر بھی کیا ہے:

﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ﴾ (البقرة:185)

پھر اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّىْ فَاِنِّىْ قَرِيْبٌ ۭ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙفَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ١٨٦﴾ (البقرة:186)

پھر اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَاۗىِٕكُمْ ۭ﴾ (البقرة:187)

تو آپ یہ دیکھیں سیاق اور سباق میں کہ روزوں کا ذکر ہے اور دعا کا ذکر ہے پھر روزے کا ذکر ہے تو رمضان کا مہینہ دعا کا مہینہ ہے لیکن اس عظیم مہینے میں دعا کے مہینے میں ہماری دعائیں کیسی ہیں سوال یہ ہے؟اس مہینے سے پہلے اور اس مہینے میں اور اس مہینے کے بعد ہماری دعائیں کیسی ہوتی ہیں کیا ہوتی ہیں؟

میں آج کی نشست میں اس عظیم عبادت "دعا" کی مختلف صورتیں بیان کرتا ہوں اور ہر صورت کا حکم بھی بیان کرتا ہوں اور پھر اپنے آپ سے یہ سوال کرتے ہیں کہ ہم کہاں پر ہیں؟ ہماری دعائیں کیسی ہیں؟ ابھی تک ہم دعائیں مانگتے آئے ہیں اور کوئی بھی ایسا مسلمان نہیں ہے جس نے دعا نہیں کی بلکہ اہل کتاب بھی کافر بھی جو اللہ تعالیٰ کے وجود کو مانتے ہیں وہ بھی دعائیں کرتے ہیں،اجمالی طور پر تین قسم کے گروہ ہیں دعا کے تعلق سے:

1-ایک وہ ہیں جو دعا میں تفریط سے کام لیتے ہیں غافل دل سے دعا مانگتے ہیں یقین کے ساتھ دعا نہیں مانگتے۔

2-دوسری قسم کے وہ لوگ ہیں جو افراط سے کام لیتے ہیں غلو سے کام لیتے ہیں حد سے تجاوز کر جاتے ہیں دعا میں۔

3-اور تیسری قسم کے لوگ وہ ہیں جو میانہ روی سے دعا مانگتے ہیں اور اس عظیم عبادت کا حق ادا کرتے ہیں۔

جب میں مسجد میں آرہا تھا تو دروازے پر کچھ پیپرز رکھے ہوئے تھے اور اوپر لکھا ہے: "پہلے دن کی دعا، دوسرے دن کی دعا، تیسرے دن کی دعا"؛ یعنی پہلے رمضان کی دعا، دوسرے دن کی دعا، تیسرا دن، چوتھا، پانچواں، تیس دن کی الگ الگ دعائیں لکھی ہوئی ہیں؛ تیس دن ہیں رمضان کے اور تیس دن کی الگ الگ دعائیں لکھی ہوئی ہیں جس نے یہ کام کیا ہے اُس نے خیر چاہا ہے کوئی شک نہیں ہے لیکن کیا اُس نے خیر کو پایا ہے؟ کیا ہر خیر کو چاہنے والا خیر کو پالیتا ہے؟ دعائیں تو لکھی ہیں میں نے بعض دیکھی ہیں جلدی میں کچھ قرآن مجید کی آیات ہیں اور کچھ اذکار ہیں جو صحیح ہیں، میں نے پورے تیس نہیں دیکھے لیکن جو میں نے دیکھے ہیں صحیح ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ دعا کا صحیح ہونا ایک چیز ہے اور اس دعا کو خاص کر دینا فلاں دن کے لیے اس کی دلیل کیا ہے؟! یعنی تین رمضان میں آپ نے یہ دعا پڑھنی ہے مثال کے طور پر:

﴿رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ٢٠١﴾ (البقرة:201): یہ تین تاریخ کو پڑھنی ہے چار تاریخ کو کیوں نہیں پڑھنی ہے؟! دس تاریخ کو کیوں نہیں پڑھنی ہے؟! روزانہ کیوں نہیں پڑھنی ہے؟! جیسا کہ یہ دعا جب ہم مانگتے ہیں اس کی دلیل موجود ہے قرآن مجید میں اسی طریقے سے کس دن کے لیے یہ خاص ہے یہ دلیل موجود نہیں ہے اسے کہتے ہیں مطلق دعا، اور جو قید لگائی گئی ہے یعنی یہ

دعا آپ یہاں پر مانگ سکتے ہیں وہ طواف کی حالت میں رکن یمانی سے لے کر حجر اَسود تک آپ یہ دعائے مسنون پڑھ سکتے ہیں اُس کی ایک دلیل ہے،یہی دعا اگر طواف کے ابتدائی چکر میں ہر چکر میں خاص کر دی جائے تب بھی جائز نہیں ہے کیونکہ اس کی دلیل نہیں ہے۔

تو دلیل کا ہونا دو طریقے سے ہوتا ہے:

1-ایک تو دلیل موجود ہے یہ ذکر موجود ہے۔

2-دوسرا مطلق ہے یا مقید ہے،یعنی کوئی خاص قید لگی ہے کسی وقت کسی جگہ کی یا نہیں لگی ہے اگر نہیں لگی ہے تو کسی کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ قید لگائے،اور اگر لگی ہے تو کسی کے لیے جائز نہیں ہے کہ اسے مطلق کر دے بغیر قید کے۔

اور دوسری مثال اس کی کہ طواف کی بات میں نے کی ہے تو ایک چھوٹا کتابچہ ملتا ہے بڑا معروف اور مشہور کتابچہ ہے جس میں عمرے اور زیارت کے مسائل بیان کیے گئے ہیں،مسئلہ آپ دیکھتے ہیں کہ طواف کے ہر چکر کے لیے ایک خاص دعا ہے،پہلے چکر کی دعا دوسرے چکر کی دعا تیسرے چکر کی دعا ساتویں چکر کی دعا،ہر چکر کی دعا ہے اور لوگ بیچارے ان چکروں میں پڑے رہتے ہیں!

کتابچے نہیں تو دل سے وہ دعا کر نہیں سکتے کیونکہ ان کے نزدیک جب تک یہ کتابچہ نہیں ہوگا تو عمرہ نہیں ہوگا یا عمرے میں اتنا بڑا نقص پیدا ہو جائے گا تو پھر دوبارہ عمرہ کرنا پڑے گا یا پھر ہو سکتا ہے کہ دَم دینا پڑے،اور آپ دیکھتے ہیں کہ بعض لوگ بیچارے ڈھونڈ رہے ہوتے ہیں بھاگ رہے ہوتے ہیں کہ کہیں پر مل جائے!

بڑی پرانی بات ہے بیس سال سے زیادہ ہو گیا ہے ہم بھی ایسے ہی تھے شروع میں،تو مدینہ گیا تھا میں اب دعا پڑھنے کا وقت آیا سلام کہنے کا وقت آیا وہاں پر بھی یہی کتاب تھی اس کے اندر بھی لکھا ہوا ہے تو کتاب میرے پاس نہیں تھی اب میں بڑا پریشان کہ کہیں سے مل جائے،راستے میں چلتے چلتے بقیع سے گزرا تو وہاں پر ایک شخص بیٹھا تھا مجھے آج بھی یاد ہے کتاب کا کور جو ہے تقریباً کالے رنگ کا تھا وہ کچھ پڑھ رہا تھا تو میں نے اس سے کہا کہ آپ مجھے یہ کتابچہ دیتے ہو تاکہ میں بھی پڑھ کر آجاؤں؟دل میں اطمینان نہیں تھا سکون نہیں تھا کہ بغیر کتاب کے پڑھوں گا پتہ نہیں یہ زیارت قبول ہوتی بھی ہے کہ نہیں ہوتی (جہل نہیں جہل مرکب تھا!) وہ کتابچہ میں نے لیا اُس نے دے دیا،پہلے وہ دے نہیں رہا تھا چھپا رہا تھا کسی سے اُس نے بات کی غالباً فارسی ایرانی تھا وہ بات کرتے کرتے شاید اسے ترس آیا کہ یہ بیچارہ کھڑا ہے کافی دیر سے اس کو دے ہی دوں میں! میں وہ لے کر گیا اس کو کھولا تو واللہ عجیب! میں ڈھونڈ رہا تھا کہ مسجد نبوی کی زیارت کیا ہے وہ جہاں پر اس نے صفحہ کھولا ہوا تھا اس پر ذرا نشان تھا وہ براہِ راست سیدہ فاطمہ کو پکار رہے تھے! سیدنا حسین کو پکار رہے تھے سیدنا حسن کو! دعائیں ہیں یا علی یا حسین یا فاطمہ،اور لمبی لمبی دعائیں ہیں جن میں شرک اکبر ہے میں نے وہ کتاب فوراً بند کر دی وہاں تک نہیں گیا آگے تک نہیں جا سکا میں کہ زیارت میں کیا پڑھنا ہے! میں نے پھر سوچا کہ اللہ تعالیٰ کے گھر میں آکر یہ لوگ یہ کرتے ہیں مسجد نبوی میں آکر غیر اللہ کو پکارتے ہیں یہ کیا ہے؟! یہ کون سی زیارت ہے یہ کون سا عمرہ ہے یہ کون سا حج ہے یہ کون سی عبادت ہے؟! پھر اللہ تعالیٰ نے آسانی کی ہے میں نے علم حاصل کیا آہستہ آہستہ پتہ چلا ہے،اور پہلے بھی میں ان چکروں میں پڑا رہتا تھا کہ پہلے چکر کی دعا کبھی اِدھر سے دھکا لگ رہا ہے کبھی آنکھ اوپر نیچے ہو گئی پھر دیکھتا تھا کہ کس سطر میں تھا کس لائن میں تھا لیکن جب سے اللہ تعالیٰ نے علم حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائی واللہ زندگی بدل گئی ہے،علم نور ہے واللہ!

اور جس دن سے میں نے توبہ کی اور چھوڑا ہے ان چیزوں کو ان کتابچوں کو پڑھنے سے تو واللہ! دل سے آپ دعا مانگ کر تو دیکھیں طواف کر کے تو دیکھیں " کبھی آیت الکرسی پڑھ رہے ہیں، کبھی سورۃ الاخلاص پڑھ رہے ہیں، کبھی سورۃ الفلق، کبھی سورۃ الناس، کبھی استغفر اللہ، کبھی سبحان اللہ، کبھی لاإلہ إلا اللہ "، واللہ! دل سے آپ پڑھ کر تو دیکھیں!

اور یہ جو چکروں کی دعائیں ہیں نا پہلے چکر کی دعا دوسرے چکر کی دعا تو دعائیں ٹھیک ہیں اپنی جگہ پر لیکن یہ قید لگانا کہ پہلے چکر میں یہ پڑھنی ہے دوسرے میں یہ پڑھنی ہے اس کی دلیل نہیں ہے اور یہ جائز نہیں ہے یہ کس نے کہا ہے کہ ساتویں چکر کی دعا ساتویں میں پڑھنی ہے پہلے میں نہیں پڑھنی ہے؟! اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب ہمیں یہ مسنون طریقہ بیان فرمایا کہ:

﴿رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝۲۰۱﴾، طواف کے وقت آپ پڑھتے تھے (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور رکن یمانی اور حجر اَسود کے بیچ والی جگہ پر پڑھتے تھے؛ پورے طواف میں کیوں نہیں پڑھتے تھے یا صفا مروہ پر جا کر کیوں نہیں پڑھتے تھے سعی میں کیوں نہیں پڑھتے تھے بار بار اگرچہ عظیم دعا ہے؟! تو یہاں پر قید لگائی ہے کہ یہاں پر پڑھنی ہے اگر خاص چکر کی دعا ہوتی کہ پہلے چکر میں یہ پڑھنا ہے تو ضرور فرماتے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

الغرض واپس آتے ہیں، چند غلطیاں میں نے بتا دیں اب تیسری قسم کے لوگ جو متبعین ہیں جو حق ادا کرتے ہیں ان کی میں بات کرتا ہوں آخر میں ان شاء اللہ)؛ اب اجمالی طور پر تین قسم کے گروہ ہیں آپ دیکھیں تفصیلی طور بغیر اب گروہ کا ذکر کرتے ہوئے میں ان تینوں میں جو مختلف صورتیں ہیں وہ بیان کرتا ہوں اور پھر دیکھتے ہیں کیا صحیح ہے کیا غلط ہے کیوں غلط ہے کیوں صحیح ہے اور ہم کہاں پر ہیں ہماری دعائیں کیسی ہیں۔

1- تفریط سے کام لینے والے جو دعا تو مانگتے ہیں لیکن دل سے نہیں مانگتے زبان سے مانگتے ہیں، اگرچہ ہم دعا مانگتے وقت زبان ہلاتے ہیں لیکن دعا کا جو گہرا تعلق ہے وہ دل سے ہے زبان سے نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"ادْعُوا اللهَ" (اللہ تعالیٰ کو پکارو اللہ تعالیٰ سے دعا کرو) "وَأَنْتُمْ مُوقِنُونَ" (اس حالت میں کہ تمہیں یقین ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہاری دعا قبول کرے گا (یقین کے ساتھ شک نہیں ہے، یقین کے ساتھ اللہ کو پکارو وہ تمہاری دعائیں قبول کرے گا)) "وَاعْلَمُوا" (اور یہ خوب جان لو) "أَنَّ اللهَ" (بے شک اللہ تعالیٰ) "لَا يَسْتَجِيبُ دُعَاءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ" (اللہ تعالیٰ ایسے دل کی دعا قبول نہیں کرتا جو غافل ہے اور جو لاہی ہے)۔ دعا تو مانگی ہے عادت کے طور پر کہ لوگ مانگتے ہیں ہم نے بھی مانگ لی اور یہ دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں:

پہلی قسم کے وہ لوگ جن کو اللہ تعالیٰ نے پوری دنیا دے دی ہے ہر خیر موجود ہے اُن کے پاس، دعا کرتے ہیں عادت کے طور پر؛ ضرورت تو نہیں ہے اُن کو کہ کیا مانگیں اللہ تعالیٰ سے سب کچھ اُن کے پاس موجود ہے " أغنیاء "، اور سارے غنی بھی بُرے نہیں ہوتے (إِلَّا مَنْ رَحِمَ اللهُ سُبحَانَهُ وَتَعَالَى) میں عمومی طور پر بات کر رہا ہوں کہ جب اللہ تعالیٰ نے سب کچھ دے دیا ہے تو جب انسان مانگتا ہے پھر دل سے نہیں مانگتا زبان سے مانگتا ہے، دل سے دکھی مانگتا ہے جس کا ذکر آگے میں کروں گا جو تکلیف شدت میں ہوتا ہے وہ دل سے مانگتا ہے۔

الغرض اللہ تعالیٰ نے غنی کو غنی بنایا ہے امیر کو امیر بنایا ہے اس کے لیے آزمائش ہے تاکہ وہ شکر کرے اور فقیر کو فقیر اس لیے بنایا ہے تاکہ وہ صبر کرے اور فقیر کے صبر سے امیر کا شکر بہت مشکل ہے ! فقیر صبر کر لیتا ہے اس کے پاس اور کوئی چارہ ہی نہیں ہے لیکن کیا غنی اور امیر شکر کرنے والے ہیں؟

جب غنی کی بات کرتے ہیں تو لوگ یوں دیکھتے ہیں اُس طرف دیکھتے ہیں اُس طرف دیکھتے ہیں اپنے آپ کو شمار نہیں کرتے غنی سمجھتے ہیں جس کے پاس دَس فیکٹریاں ہوں وہ غنی اور امیر ہے ہم کہاں ہیں ؟!

سیدنا عبداللہ بن عمر کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ کیا میرے لیے زکوۃ جائز ہے صدقات میں لے سکتا ہوں ؟

تو سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اُس شخص سے کہا کیا تمہارا گھر ہے ؟ کہتا ہے ہاں ! کہتا ہے کہ میری بیوی بھی ہے بچے بھی ہیں، کہتے ہیں پھر تو تم بادشاہ ہو کیونکہ تمہارے پاس دنیا کی ضروریات ساری مہیا ہو چکی ہیں (سبحان اللہ)۔

اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ زکوۃ کا مستحق نہیں ہے لیکن وہ اُن کو ایک نصیحت کر رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے جب آپ کو صحت دی ہے عافیت دی ہے گھر دیا ہے بیوی دی ہے بچے دیئے ہیں کیا چاہیے آپ کو اور ؟!

آج کا کھانا آپ کو مل گیا ہے آپ کا پیٹ بھرا ہے بچوں کا پیٹ بھر گیا ہے، چھت بھی موجود ہے صحت بھی ہے تندرستی بھی ہے تو ساری دنیا قدموں میں پڑی ہے کہ نہیں ؟!(سبحان اللہ)۔

الغرض پہلی قسم کے وہ لوگ پہلی صورت دعا کی وہ لوگ جو عادت کے طور پر زبان سے دعا مانگتے ہیں اور ان لوگوں کی دعا قبول نہیں ہوتی "لَا يَسْتَجِيبُ"؛ اللہ تعالیٰ دعا قبول نہیں کرتا ہے کیوں؟ کیونکہ دل سے مانگی نہیں ہے۔

اور مجھے اللہ تعالیٰ سے امید ہے ان شاءاللہ کہ یہاں پر جو نورانی چہرے بیٹھے ہیں الحمد للہ اہل خیر بیٹھے ہیں وہ اِن میں سے نہیں ہیں۔

2- ان ہی میں سے دوسری قسم کے لوگ جو دعا دل سے تو مانگتے ہیں شروع میں دعا مانگتے مانگتے تھک جاتے ہیں اکتا جاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سنتا ہی نہیں ہے دعائیں قبول ہوتی نہیں ہیں ہماری ساری مصیبتیں ہمارے سروں پر ہیں ! پھر زبان سے مانگنا شروع کرتے ہیں پھر عبادت سے عادت ہو جاتی ہے۔

شروع میں دل سے مانگی تھی جلد بازی ہے بے صبری ہے کہ ایک سال ہو گیا ہے دعا مانگ مانگ کر تھک گئے ہیں وہی نوکری ہے وہی سیلری ہے بڑھنے کا نام نہیں لیتی، بچے بڑھتے جا رہے ہیں اخراجات بڑھتے جا رہے ہیں تنخواہ وہی کی وہی ہے دعا مانگ مانگ کر تھک گئے ہیں ایک ریال نہیں بڑھا !

کبھی دائیں بائیں دیکھا ہے کہ آپ کے ساتھ اُن کی بھی نوکریاں تھیں آج نوکری بھی نہیں ہے اُن کی، آپ سے اوپر تھے آپ کو دینے والے تھے آج اُن کو دینے والا کوئی نہیں ہے !

اور یہ کس نے کہا ہے کہ ایک سال کافی ہے ؟! یہ کس نے کہا ہے کہ دَس سال کافی ہیں ؟! ہم دعا کرتے ہیں عبادت کے لیے نتیجہ اُس کے ہاتھ میں ہے۔

ہم بے صبرے کیوں ہوتے ہیں؟ ہم نتیجے کی تلاش میں ہوتے ہیں۔

اور واللہ! جس نے دل سے دعا مانگی ہے دعا کا حق ادا کیا ہے اور جو بھی غلط باتیں ہیں غلط صورتیں ہیں جو غلط طریقے ہیں دعا کے اُن سے اجتناب کیا ہے اللہ تعالیٰ اُس شخص کی دعا کو ضائع نہیں کرتا، واللہ! ضائع نہیں ہوتی۔

اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس شخص کو تین میں سے ایک عطا فرماتا ہے:

(۱) نمبر ایک، یا تو اُس کی دعا قبول ہو گئی، جو وہ چاہتا تھا اُسے مل گیا۔

(۲) نمبر دو، یا کوئی مصیبت آنے والی تھی اللہ تعالیٰ نے اس دعا سے اُس مصیبت کو ٹال دیا جس کی اُس کو خبر بھی نہیں تھی۔

ہم دعا بچوں کی تعلیم اور کامیابی کے لیے مانگ رہے ہیں ایک موذی بیماری نازل ہونے والی تھی اللہ تعالیٰ نے اس دعا سے اُس بیماری کو ٹال دیا ہے اس کا پتہ ہی نہیں تھا ہمیں، کوئی ایکسیڈنٹ ہونے والا تھا اللہ تعالیٰ نے کسی اور دعا سے اُس کو ٹال دیا ہے؛ مصیبتیں ٹل جاتی ہیں ہماری دعاؤں سے۔

(۳) یا پھر تیسری بات جو ان دونوں سے بہتر ہے کہ قیامت کے دن نامۂ اعمال میں عمل صالح بن کر یہ دعائیں آئیں گی جو دنیا میں قبول نہیں ہوئی تھیں، جس دن ذرّہ برابر بھی نیکی کی تلاش ہو گی:

﴿فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝﴾ (الزلزلة:7-8)

ذرّے برابر نیکی بھی کام آئے گی اور ذرّے برابر بدی بھی ہلاک کر دے گی!

اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے رہو مانگتے رہو کب قبول ہوتی ہے نتیجے کی تلاش میں مت رہو لیکن اس یقین کے ساتھ دعا مانگو کہ میری دعا ضائع نہیں ہو گی۔

اگلی صورت لیتے ہیں اور الحمد للہ اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ جتنے بھی ساتھی موجود ہیں حاضرین اور سامعین میں سے ان میں سے نہیں ہیں تو آپ ٹک مارک (Tick mark) لگاتے جائیں جس صورت سے آپ بچ جائیں اُس کے سامنے اور اپنے ذہن میں اللہ تعالیٰ سے دعا کریں شکر کرتے رہیں حمد و ثناء کریں کہ ہم ان میں سے نہیں ہیں، واللہ! یہ دعا میں اعتداء ہے حد سے تجاوز کرنا ہے خرابیاں ہیں (اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہر خرابی سے محفوظ فرمائے، آمین)۔

تو دو صورتیں ہو گئیں الحمد للہ ہم اِن میں سے نہیں ہیں۔

3- تیسری صورت دیکھتے ہیں افراط سے کام لینے والے حد سے تجاوز کرنے والے، بعض لوگ دعا تو کرتے ہیں لیکن ان کی کمائی حرام کی ہے؛ سود کھاتے ہیں سودی کاروبار کرتے ہیں حرام کمائی سے اپنا اور اپنے اہل و عیال کا پیٹ پالتے ہیں تو کھانا حرام ہے پینا حرام ہے لباس بھی حرام کا ہے ایسے شخص کی دعا قبول نہیں ہوتی۔

اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"إِنَّ اللهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا"

(اللہ تعالیٰ پاک ہے طیب ہے صرف پاک چیز ہی قبول فرماتا ہے)

پھر حدیث کے اگلے الفاظ ہیں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں اس شخص کا ذکر کرتے ہیں جو مسافر ہے لمبا سفر کرتا ہے:

"أَشْعَثَ أَغْبَرَ"(سر کے بال بکھرے ہوئے چہرے پر گردوغبار)"يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ"(دونوں ہاتھ اٹھاتا ہے آسمان کی طرف)، کہتا ہے:"يَا رَبِّ يَا رَبِّ..."(اللہ تعالیٰ کو پکارتا ہے اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کو وسیلہ بناتا ہے واسطہ دیتا ہے کہ اے اللہ تعالیٰ! تو ہی میرا ربّ ہے تو ہی میرا ربّ ہے میری دعا قبول فرما(لیکن حالت کیا ہے؟)، کھانا حرام کا پینا حرام کا لباس حرام کا ایسے شخص کی دعا کہاں قبول ہو گی(نہیں قبول ہو گی!))۔

حرام کھانے والے اپنی دعاؤں کو ضائع کر رہے ہیں اب یہ وہ لوگ ہیں جن کی دعائیں ضائع ہو جاتی ہیں نہیں قبول ہوں گی، آخرت میں بھی کوئی فائدہ نہیں ہے محروم ہیں اس حرام کمائی کی وجہ سے!

اور عجیب سے لوگ ہیں رمضان کے مہینے میں بھی حرام کھاتے ہیں افطاری بھی حرام مال سے کرتے ہیں سحری بھی حرام مال سے کرتے ہیں کب تک کھاتے رہیں گے؟!

بعض لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ ہمارے بزنس کا کیا ہو گا؟! اگر سود بند کر دیتے ہیں تو چار فیکٹریاں تو گئیں نا دو باقی رہیں گی تو کہاں گزارا ہو گا؟! چھ فیکٹریوں سے پہلے کیا تھا تمہارے پاس؟! جب ماں کے پیٹ سے نکلے تھے کتنی فیکٹریاں تھیں؟! جس نے ایک فیکٹری دی ہے دوسری بھی دی ہے چھٹی بھی دی ہے وہ آپ کو اس سے زیادہ نہیں دے سکتا؟! یہ نہ سمجھیں آپ نے اپنی چالاکیوں سے یہ سارا کام کیا ہے یا آپ کا کمال ہے؛ نہیں واللہ! قدم آپ نے بڑھایا ضرور ہے لیکن حرام کی طرف بڑھایا ہے اگر صبر کر لیتے حلال کی طرف جاتے تو یہی کچھ ملنا تھا۔

یہ نہ سمجھیں کہ ہم اپنی تقدیر لکھتے ہیں یا بناتے ہیں جیسا کہ بعض لوگ کہتے ہیں! بعض لوگ گھمنڈ میں آکر کہتے ہیں کہ ہم نے اپنی تقدیر کو بنایا ہے، کفر ہے یہ!

تھوڑا سا پیسہ آگیا آنکھیں بھی چہرے سے نکل کر سر پر آگئی ہیں اگر پاگل پیدا ہوتے تو کہاں سے لیتے؟! اپاہج پیدا ہوتے لولے لنگڑے پیدا ہوتے تو کس طرف کہاں کیسے چل کر جاتے؟! اگر گدھے پیدا ہوتے تو پھر کیسے کھاتے اور اور کیسے پیتے؟!

انسان کس نے پیدا کیا ہے؟! صحت کس نے دی ہے تندرستی کس نے دی ہے؟! یہ عقل کی نعمت سے کس نے نوازا ہے؟! یہ ساری صلاحیتیں کس نے دی ہیں؟! آج چار پیسے آگئے ہیں جناب جیسا کوئی نہیں ہے بچوں کو کہتا ہے کہ ہم نے اپنے مقدر کو بنایا ہے! (إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعونَ)۔

الغرض حرام مال کھانے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی اور میں اللہ تعالیٰ سے امید کرتا ہوں کہ ان شاءاللہ ہم میں سے کوئی نہیں ہے، جو بھی موجود ہیں الحمدللہ یہ نورانی چہرے جو موجود ہیں ان میں سے کوئی بھی نہیں ہے۔

ہاں ! امت میں یہ بیماری موجود ہے کوئی شک نہیں ہے اور امت کی ذلت کے اسباب میں سے ایک سبب بھی ہے سود کھانا حرام کھانا اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنا، سود خور اللہ اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف اعلان جنگ کر رہا ہے، جنگ پر اُترا ہوا ہے اپنے ربّ کے خلاف جس نے سراپا اُسے اپنے انعامات اور احسانات میں ڈبویا ہوا ہے (سراپا !)، دیکھیں لیں پورے احسانات اللہ تعالیٰ کے اُسی کے خلاف جنگ پر اُترا ہوا ہے !

اور سود کا جو کم ترین درجہ ہے (نعوذ باللہ، ثم نعوذ باللہ) ایسا ہے جیسے کوئی شخص اپنی ماں کے ساتھ زنا کرتا ہے !

ستّر سے زیادہ حصے ہیں سود کے جو کم سے کم حصہ ہے سود کا اُس کا جو گناہ ہے کہ جیسے کوئی شخص اپنی ماں کے ساتھ زنا کرتا ہے (نعوذ باللہ)؛ قیامت کے دن یعنی میدانِ محشر میں یہ شخص کہاں پر کھڑا ہو گا حساب کے لیے ؟ اُن لوگوں کی صف میں جنہوں نے نعوذ باللہ دنیا میں اپنی ماں سے زنا کیا تھا ! سود کی لعنت ہے !

اللہ تعالیٰ نے رزق لکھ دیا ہے جب ہم اپنی ماں کے پیٹ میں تھے ہماری عمر چار مہینے کی تھی، دنیا میں بھی نہیں آئے تھے لکھ دیا گیا ہمارا رزق اور واللہ ! اُس وقت تک موت نہیں آئے گی جب تک آخری لقمہ اور آخری بوند پانی کی نہیں پیئں گے۔

جب تک رزق مکمل نہیں ہو گا اس دنیا سے ہم جانے والے نہیں ہیں تو فکر کس چیز کی ہے ؟ ! یہ نہ سمجھیں کہ حرام کمائی سے میرے ایک سے دو کروڑ بن جائیں گے دو سے چار بن جائیں گے ، اللہ تعالیٰ نے لکھا تمہارے لیے دَس کروڑ ہے وہ تمہیں ملے گا ہی ملے گا تم نے حرام کا راستہ اختیار کیا ہے اللہ تعالیٰ نے وہ آسان کر دیا ہے حلال کا راستہ اختیار کرتے اللہ تعالیٰ وہ بھی آسان کرتا۔

4- چوتھی صورت جو اس سے بھی بدتر ہے (اب میں خوفناک صورتوں کی طرف جا رہا ہوں) کہ دعا تو کرنی ہے لیکن اپنی طرف سے دعائیں ایجاد کر کے کرنی ہے "بدعت"؛ اور اس کے دو طریقے ہیں :

(۱) پہلا طریقہ ہے کہ کوئی شخص اپنے تئیں کوئی دعا بنالے اور اس کی مثال جو آج کثرت سے درود معروف اور مشہور ہو چکے ہیں درود تاج ہے درود لکھی ہے درود تنجینا ہے یہ کیا دورود ہیں یہ کہاں سے آئے ہیں ؟ !

درود بھی دعا ہے کہ نہیں کہاں سے آئے ہیں یہ درود ؟ ! یہ درود کہاں سے آئے ہیں قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائے ہیں کسی حدیث میں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ؟ !

اُس ظالم کو دیکھیں درود فاتح والا (صلاۃ الفاتح) کہتا ہے کہ جس نے یہ درود پڑھا ہے اُس کو جو اُجر و ثواب ملے گا وہ قرآن مجید کے چھ ہزار ختم کرنے سے بھی بہتر ہے۔

قرآن مجید کے آپ چھ ہزار ختم کریں تو چھ نہیں ساٹھ نہیں چھ سو نہیں چھ ہزار سے زیادہ !

یہ سبق لسانی نہیں ہے ! بعض لوگ سمجھتے ہیں کہتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب لگتا ہے آپ بھول گئے ہیں چھ ہزار آپ نے کہہ دیا ہے، اس لیے میں کہہ رہا ہوں کہ چھ نہیں ساٹھ نہیں چھ سو نہیں چھ ہزار نہیں چھ ہزار سے زیادہ جس نے ایک مرتبہ یہ درود فاتح پڑھا ہے بشرطیکہ اپنے پیر و مرشد کی اجازت سے تو قرآن مجید کے چھ ہزار ختم کرنے سے بہتر ہے !

واللہ! یہودی نہیں کہتا لیکن کسی کلمہ پڑھنے والے نے کہہ دیا ہے یہ عظمت ہے قرآن مجید کی؟! تحریف شدہ تورات کے بارے میں یہودی نہیں کہتا وہ بھی اُس کو اپنی ایک معزز اور ایک عظمت والی کتاب سمجھتا ہے اور اُسے یقین بھی ہے کہ یہ تبدیل شدہ کتاب ہے (یقین ہے یہودیوں کو!)۔ نصاریٰ کو یقین ہے اُن کے جا کر پادریوں سے جا کر پوچھیں وہ مانتے ہیں دل سے کہ اللہ تعالیٰ کا کلام نہیں ہے اس میں کچھ مکس بھی کر دیا گیا ہے انہوں نے بھی نہیں کہا ہے کہ اگر کوئی یہ ذکر پڑھ لو تو تورات یا انجیل پڑھنے سے چھ ہزار سے زیادہ بہتر ہے تو کوئی مسلمان تصور کر سکتا ہے؟!

اور واللہ! امت میں ایسے کثرت سے لوگ موجود ہیں ﴿وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝٢١﴾ (یوسف:21) جو یہ درود پڑھتے ہیں، درود تنجینا پڑھتے ہیں، درود تاج پڑھتے ہیں، درود لکھی پڑھتے ہیں!

اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے صحابہ کرام کو درود سکھا کر گئے ہیں اپنی زندگی مبارک میں کہ یہ درود ہے یہ الفاظ ہیں یہ پڑھیں؛ صحابہ کرام عرض کرتے ہیں کہ ہم نے سلام تو سیکھ لیا ہے سمجھ آئی ہے درود کیسے بھیجیں آپ پر سوال کرنے کی ضرورت کیا ہے؟! یقیناً جانتے ہیں کہ اپنے تئیں کوئی چیز ایجاد نہیں کر سکتے۔

وحی کا زمانہ تھا اگر کوئی ایجاد بھی کر لیتا تو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا تو اقرار کر لیتے یا انکار کر دیتے، اقرار کرتے تو دین ہے انکار کرتے تو دین نہیں ہے لیکن تب بھی عرض کرتے ہیں کہ سلام تو ہم نے جان لیا ہے درود کیسے بھیجیں؟ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ اس طریقے سے درود پڑھا کرو:

"اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ، اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ"

کیا کہتے ہیں اسے؟ درود ابراہیمی۔

کہاں پڑھتے ہیں؟ نماز میں تشہد کے بعد پڑھتے ہیں۔

سجدے میں کیوں نہیں پڑھتے؟ یا سورۃ الفاتحہ کے بعد کیوں نہیں پڑھتے؟

دلیل کہاں پر ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں یہ سکھایا ہے کہ سورۃ الفاتحہ کے بعد پڑھنا ہے یا تشہد کے بعد پڑھنا ہے؟ اس لیے ہم تشہد کے بعد پڑھتے ہیں کہ قید لگائی ہے۔

اور میرا ایمان ہے کہ درود ابراہیمی افضل ہے سب درودوں سے کیونکہ نماز ارکان اسلام کا دوسرا رکن ہے فرض ہے اور جو درود نماز میں پڑھا جاتا ہے وہ ہر درود سے بہتر ہے۔

اور الفاظ بھی ہیں، صحیح بخاری اور مسلم میں سات قسم کے ملتے جلتے الفاظ ہیں درود ابراہیمی کے اور وہ ظالم کہتا ہے کہ درود فاتح والا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود چل کر آئے ہیں "يقظة لا مناماً" بیداری کی حالت میں خواب کی حالت میں نہیں۔

پہلے صوفی خوابوں کی باتیں کرتے تھے نا کہ خواب میں آئے درود دے دیا، درود تنجینا کسی کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں دیا کسی اور کو کوئی چیز خواب میں دی اب عجب بات دیکھیں صرف چھ ہزار کی بات نہیں ہے کہ چھ ہزار سے بہتر ثواب ملے گا (قرآن مجید کے چھ ہزار ختم

کرنے سے زیادہ آپ کو ایک مرتبہ درود پڑھنے سے ثواب ملے گا) وہ ظالم کہتا ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود چل کر میرے پاس آئے ہیں اور مجھے یہ درود عطا فرمایا ہے!

کہاں گئے؟ سوڈان میں! اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی جنت کو چھوڑ کر سوڈان جاتے ہیں کیا دینے کے لیے؟ ایک درود دینے کے لیے! (إِنَّا لِلهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعونَ)۔

اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آنا تھا اپنی جنت کو چھوڑ کر کسی کے لیے "اگر" جو کہ ممکن ہی نہیں ہے! اگر آنا ہوتا کسی کے لیے تو اپنے صحابہ کرام کے لیے آتے جب آپس میں جنگیں تھیں اور خونریزی ہوئی۔

اور اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سب سے زیادہ پیاری شخصیت کون ہے؟ اُم المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا جنگ جمل میں شریک تھیں تو اگر کسی کے لیے آتے پھر یہاں پر آتے (اگر کسی کے لیے آنا ہوتا)۔

جو درود پہلے دے چکے ہیں بہترین درود اپنے بہترین صحابہ کو بہترین لوگوں کو سمجھا کر گئے ہیں اور ایک درود دینے کے لیے جنت کو چھوڑ کر سوڈان جاتے ہیں اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! (إِنَّا لِلهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعونَ)۔

ایک صورت یہ ہے کہ خود ایجاد کرنا؛ یہ جتنے بھی درود ہیں جن کا کوئی ثبوت نہیں ہے کیونکہ ہمارا دین کیا ہے؟"قال اللہ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم": اللہ تعالی فرماتے ہیں:

﴿إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۭ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝۵۶﴾ (الاحزاب:56)

اس درود کی تفصیل کیا ہے کیسے پڑھنا ہے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمایا ہے کہ کس طریقے سے درود پڑھنا ہے یہ ہمارا دین ہے لیکن کوئی شخص آکر اپنی مرضی سے سے اپنے تیئں کوئی درود ایجاد کرلے یا کوئی ذکر ایجاد کرلے اور کہے کہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے عطا فرمایا ہے تو اس نے اس کو دین بنا دیا ہے اور اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"مَن أَحدَثَ فِي أَمرِنَا هَذَا مَا لَيسَ مِنهُ فَهُوَ رَدٌّ"

(جس نے ہمارے دین میں نئی چیز ایجاد کی جس کا ثبوت دین میں نہیں ملتا کوئی دلیل نہیں ہے وہ مردود ہے)

اور مجھے اللہ تعالی سے امید ہے کہ کوئی بھی ایسا شخص نہیں ہے جو ایسے درود پڑھتا ہے، کم سے کم ان نورانی چہروں میں سے تو نہیں ہے الحمد للہ جو میرے سامنے بیٹھے ہیں۔

میں نورانی چہرہ کہہ رہا ہوں اس لیے کہ ابھی الحمد للہ آپ نے نماز پڑھی ہے:

﴿سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ﴾ (الفتح:29): یہ چمک آجاتی ہے چہرے پر مومن کے ایمان کی جو ہم نماز پڑھتے ہیں وضو کرتے ہیں (یہ صوفیوں والا نور نہیں ہے، اللہ المستعان)۔

(۲) الغرض بدعت کی دوسری صورت کہ کوئی شخص دعا تو کرتا ہے لیکن اس کو خاص ترتیب دے دیتا ہے۔

دعا تو موجود ہے مسنون دعا ہے خاص ترتیب دینا جیسا کہ میں نے مثال بیان کی تھی جب میں آرہا تھا اور یہ ابھی بھی میرا خیال ہے کہ پیپر رکھا ہوگا بلکہ میں اٹھا کر اوپر رکھے ہیں، یہ اوپر دیکھیں یہ سامنے کچھ اوپر پیپر رکھے ہوئے ہیں کہ جب نماز پڑھ کر آپ جائیں تو ساتھ لے کر جائیں اور یہ پڑھتے رہیں یہ وہی پیپر ہیں جن کی میں بات کر رہا تھا کسی فاعلِ خیر، خیر بیچارا چاہتا ہے اُس نے ان کو پرنٹ کیا ہے ان کو لکھا ہے بڑی محنت کی ہے یہ رکھا ہوا ہے اس پر لکھا ہے:

سیونتھ رمضان المبارک(7th Ramadan-ul-Mubarak)،ایٹتھ رمضان المبارک(8th Ramadan-ul-Mubarak)؛یعنی شروع سے: فرسٹ رمضان(1st Ramadan)، سیکنڈ رمضان(2nd Ramadan)، تھرڈ رمضان(3rd Ramadan)؛اور تیس تک دیکھیں آپ یہ اوپر دعائیں ہیں ساری (اللہ المستعان)۔

اب یہ دیکھیں مثال کے طور پر ایٹتھ رمضان(8th Ramadan) کی دعا:

"اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِی فیہِ رَحْمَۃَ الاَیْتامِ وَاِطْعامَ الطَّعامِ وَاِفْشآءَ السَّلامِ وَصُحْبَۃَ الْکِرامِ بِطَوْلِكَ یا مَلْجَاَ الاٰمِلینَ": یہ کہاں ہے دعا اب اُس نے لکھ دی ہے!

الغرض اگر دعا صحیح بھی ہو جیسے بعض دعائیں میں نے کہا ہے کہ اوپر دیکھیں تھیں پہلے صفحے میں ٹھیک لگ رہی تھیں اب دیکھیں یہ چیز نئی آگئی ہے بیچ میں کوئی ثبوت نہیں ہے اس دعا کا۔

الغرض اب یہ دیکھیں اگر یہ صحیح بھی ہوتی (قرآن اور سنت سے صحیح بھی ثابت ہوتی) تو یہ خاص ترتیب دینا اس کی دلیل نہیں ملتی، اب اُس بیچارے نے بڑی محنت کی ہے پتہ نہیں کتنے ریال بھی دیئے ہیں پیسہ بھی خرچ کیا ہے وہ یہ سمجھ رہا تھا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں پیسہ خرچ کیا ہے.

یہ ثبوت بھی جان لیں دیکھ لیں کہ ہر خیر کو چاہنے والا خیر کو پاتا نہیں ہے، سیدنا عبداللہ بن مسعود ایک مرتبہ مسجد کوفہ میں داخل ہوتے ہیں (یہ روایت سنن الدارمی کے مقدمے کا صحیح اَثر ہے صحیح روایت ہے مختصر میں کہہ رہا ہوں لمبا قصہ ہے) اور دیکھتے ہیں کہ لوگ مسجد کوفہ میں بیٹھے ہوئے ہیں ٹولے بنے ہوئے ہیں اور اُن کے سامنے گٹھلیاں پڑی ہیں کھجور کی اور ایک شخص اُن کا کوئی امیر ہے کوئی بڑا شخص ہے وہ کہتا ہے کہ پڑھو سو مرتبہ سبحان اللہ اور وہ سب اجتماعی ذکر کرتے ہیں سب سبحان اللہ پڑھنا شروع کر دیتے ہیں گٹھلیوں پر، پھر کہتا ہے کہ پڑھو سو مرتبہ الحمد للہ اور پھر وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر اس طریقے سے کرتے ہیں، سیدنا عبداللہ بن مسعود نے جب یہ منظر دیکھا تو شدید غصے میں آئے اور فرمایا: "یہ تم کیا کر رہے ہو؟!"۔

- انہوں نے کہا: ہم خیر ہی تو کر رہے ہیں اللہ کا ذکر ہی تو کر رہے ہیں ہم خیر چاہتے ہیں۔
- سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: "ہر خیر ہو چاہنے والا خیر کو نہیں پاتا"۔

یعنی اگر خیر کو چاہنا ہے تو پھر خیر کا راستہ اختیار کرو نا! آپ نے جانا مکہ کی طرف ہے راستہ مدینے کا پکڑا ہوا ہے مکہ پہنچو گے کبھی؟! اگر خیر چاہتے ہو تو خیر کے راستے کو اپناؤ خیر تک پہنچو گے۔

- سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: "دو میں سے ایک بات ہے کہ یا تو تم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام سے افضل کام کر رہے ہو یا پھر تم شر کا دروازہ کھول رہے ہو گمراہی کا دروازہ کھول رہے ہو، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کپڑے ابھی بوسیدہ نہیں ہوئے اُن کے برتن ابھی ٹوٹے نہیں اُن کے صحابہ ابھی زندہ ہیں اور تم یہ کام کر رہے ہو؟!"۔

یعنی تمہارے ساتھ نہ تو کوئی صحابی ہے! اُن کے ساتھ ایک صحابی بھی نہیں تھا عجب بات دیکھیں! صحابہ کرام کے ہوتے ہوئے بہترین زمانے میں ایک صحابی بھی اُن کے ساتھ نہیں اُس مجلس میں، اچھا صحابی منع کر رہے ہیں اور وہ آگے صحابی سے بحث کر رہے ہیں!

علماء سے بحث کرنا یہ نشانی ہے اہل بدعت کی کہ آپ نصیحت کرتے ہیں وہ بحث کرتے ہیں! دعا کریں ان لوگوں کے لیے اور کیا کر سکتے ہیں؟!

پھر سیدنا عبداللہ بن مسعود نے اُن کو مسجد سے نکال دیا کہ نکلو مسجد سے (جب تم نہیں مانتے باز نہیں آتے ہو چلو نکلو!)۔

اُن کے نزدیک وہ خیر کام کر رہے تھے کیونکہ وہ اللہ کا ذکر کر رہے تھے؛ سبحان اللہ پڑھنا کیا بدعت ہے الحمد للہ پڑھنا بدعت ہے؟! سنت ہے صحیح ہے لیکن طریقہ غلط تھا مسجد سے نکال دیا۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے دیکھا یہ لوگ جن کو سیدنا عبداللہ بن مسعود نے مسجد سے نکالا جنگ نہروان میں جب خوارج نے سیدنا علی اور صحابہ کے خلاف تلوار اٹھائی پہلی صف میں وہی لوگ کھڑے ہوئے تھے (پہلی صف میں! میں نے چہرے پہچان لیے یہ اُن میں سے لوگ تھے جن کو سیدنا عبداللہ مسعود نے مسجد سے نکالا تھا جنگ نہروان میں خوارج کے ساتھ وہ کھڑے ہوئے تھے سیدنا علی اور صحابہ کے خلاف تلوار اٹھائے ہوئے)۔

بدعت کا اثر دیکھا ہے! بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ اللہ کا ذکر ہی تو کر رہے ہیں بیچارے!

بیچاروں کو دیکھا ہے کہ کہاں تک پہنچے ہیں؟! اور یہ بیچارے اگر راہِ راست کو نہیں اپنائیں گے حق کی طرف نہیں آئیں گے تو ان کی تلواریں بھی اہل سنت کے خلاف اٹھی رہیں گی یاد رکھیں!

تو بدعت سے توبہ کریں اللہ کے لیے دعا کا عظیم مہینہ ہے ہماری دعائیں ایسی ہیں کہ خاص قید لگا دینا آج کے دن یہ پڑھیں کل کے دن وہ پڑھیں، دسویں دن یہ پڑھیں بیسویں دن یہ پڑھیں؟!

"کہ وحی نازل ہوتی ہے" کس نے کہا ہے؟ کسی بزرگ نے کہا ہے جناب! بزرگ پر وحی نازل ہوتی ہے؟!

تشریع کا حق اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہے بس، وحی نازل ہوتی ہے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں وحی نازل نہیں ہوتی خاموشی اختیار کرتے ہیں اپنی طرف سے کچھ بھی نہیں فرماتے کچھ نہیں بولتے:

﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝٣ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝٤﴾ (النجم:3-4)۔

آج کے بزرگ بھی ایسے بن چکے ہیں (نعوذ باللہ) کہ جو بات بھی کرتے ہیں دین بن جاتی ہے؟! بزرگ جو بات کرتے ہیں دین بن جاتی ہے تو پھر بزرگ نہیں پھر تو رسول ہوا نا یہ!

5-اگلی صورت جواِس سے بھی خوفناک صورت ہے بدترین صورت (اس سے بھی خوفناک صورت ہوسکتی ہے بدعت سے؟ جی ہاں! اس سے بھی بدترین صورت ہے) جس کاذکر میں نے شروع میں کیا تھااُس کتابچے میں کہ دعامانگی ہے لیکن اللہ تعالیٰ سے نہیں غیر اللہ سے دعامانگی ہے: "یاعلی میری مدد فرما، اے غوث میری مدد فرما"۔

اے مسلمان! تجھے کیاہو گیاہے اپنے ربّ کو نہیں پہچانا غیر اللہ کو پکارتے ہو اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ دیتے ہو؟!

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِىْ عَنِّىْ فَاِنِّىْ قَرِيْبٌ﴾ (البقرۃ:186) :اے میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ﴿اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِىْ﴾: میرے بندے، (تم جسے بھی پکارو بندے اللہ تعالیٰ ہی کے ہو نہ تو علی کے بندے ہو نہ غوث کے بندے ہو)۔

﴿وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِىْ عَنِّىْ﴾: اگر میرے بندے میرے متعلق سوال کریں ربّ ہمارا کہاں ہے اسے کیسے پکاریں ہم؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿فَاِنِّىْ قَرِيْبٌ﴾: یقیناً میں قریب ہوں۔

قرآن مجید کے سیاق اور سباق کو آپ دیکھ لیں کہ جہاں پر سوال کاذکر آتاہے وہاں پر "قُل" کالفظ بھی ہوتاہے:

﴿يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ۭ قُلْ هُوَ اَذًى﴾ (البقرۃ:222)

﴿يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ڛ قُلِ الْعَفْوَ﴾ (البقرۃ:219)

﴿يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ۭ قُلْ فِيْهِمَآ﴾ (البقرۃ:219)

﴿يَسْـَٔلُوْنَكَ﴾ کے ساتھ قُل ہے کہ نہیں؟

﴿يَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَاۗءِ ۭ قُلِ﴾ (النساء:127)

﴿يَسْتَفْتُوْنَكَ﴾، ﴿يَسْـَٔلُوْنَكَ﴾: ﴿قُلْ﴾۔

قرآن مجید میں یہ واحد جگہ ہے صرف دیکھ لیں پورے قرآن مجید میں کہ جہاں پر سوال تو ہے:: ﴿وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِىْ عَنِّىْ﴾ قُل نہیں ہے، "قُل فَاِنِیّ قَرِیبٌ" نہیں ہے: ﴿فَاِنِّىْ قَرِيْبٌ﴾: کیاسبق ہمیں ملتاہے؟ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کاکلام ہے ایک ایک لفظ زیر اور زبر کا بھی اثر ہے "قُل" کیوں نہیں ہے؟ تاکہ دعامانگنے والے کو یقین ہو جائے کہ میرا ربّ میرے قریب ہے بیچ میں اللہ کا رسول بھی نہیں ہے (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)۔

جب پکارنا ہو تو براہِ راست اپنے ربّ کو پکارو اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کے درمیان میں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی نہیں ہیں "قُل" کالفظ بھی نہیں ہے: ﴿فَاِنِّىْ قَرِيْبٌ﴾: (میں قریب ہوں)۔

کس کے قریب ہوں امیروں کے صرف علماء کے اولیاء کے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے فرشتوں کے کس کے؟!

اللہ تعالیٰ سب کے قریب ہے بشر طیکہ: ﴿اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ﴾ (البقرة:186): دعا قبول کروں گا میں شرط کیا ہے ؟﴿اِذَا دَعَانِ﴾: بشر طیکہ وہ مجھے پکارے کسی اور کو نہ پکارے۔

کسی اور کو پکارنے والے چاہے وہ سیدنا علی ہوں (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) یا عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ہوں جو اہل سنت کے امام گزرے ہیں اور اس شرک اور بدعات سے بَری ہیں واللہ! سیدنا علی بھی بَری ہیں اور اللہ تعالیٰ کے اولیاء اور انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام بھی بَری ہیں: ﴿فَاِنِّىْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ﴾: بشر طیکہ وہ مجھے پکاریں۔

یہ بدترین صورت ہے اور میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ ہم میں سے کوئی بھی نہیں ہے الحمد للہ، اور حاضرین اور سامعین سے میں یہی گزارش کرتا ہوں کہ جتنی بھی صورت میں نے بتائی ہیں اگر ان میں سے کسی صورت میں مبتلا ہیں تو فوراً توبہ کر لیں۔

اور رہ گئی ہیں دو چیزیں:

(۱) اللہ تعالیٰ کو براہ راست پکارنا توحید عبادت ہے غیر اللہ کو پکارنا شرک ہے۔

(۲) اللہ تعالیٰ کو کسی کے واسطے سے پکارنا "یا اللہ نبی کے صدقے، یا اللہ کسی ولی کے صدقے" یہ شرک تو نہیں ہے لیکن یہ بدعت ہے بدعت کی ایک یہ صورت بھی رہ گئی تھی اس کو بھی بدعت میں شامل کر دیں۔

"یا اللہ نبی کے صدقے میری دعا قبول فرما" اور کثرت سے میں نے دیکھا ہے لوگ اس غلطی میں مبتلا ہیں (إلَّا مَنْ رَحِمَ الله سُبحَانَهُ وَتَعَالیٰ) کہتے ہیں کہ نبی کے صدقے سے ہم دعا تو مانگ سکتے ہیں نا؟! اولیاؤں کے صدقے سے یا فرشتوں کے صدقے سے؛ "بحق جبریل، یا بحق رسول، یا بحق علی، یا بحق حسین" ان کے حق سے ان کا واسطہ دے کر ہم اللہ تعالیٰ کی نزدیکی حاصل کرتے ہیں کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے پیارے ہیں اور ہم ان کو وسیلہ بناتے ہیں؛ یہ بدعت ہے۔

بدعت سے کیا مراد ہے؟ یعنی اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ طریقہ صحابہ کرام کو نہیں سکھایا ہے اور نہ ہی اس کا کوئی ثبوت ملتا ہے۔

اور جس نابینا صحابی کی روایت پیش کرتے ہیں اس روایت میں یہ کہیں پر بھی نہیں ہے کہ جب دعا کرو تو پھر یہ کہو یعنی کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق سے یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے میری دعا قبول فرما یہ نہیں ہے بلکہ اس روایت میں واضح الفاظ ہیں: "کہ وضو کر لو اللہ تعالیٰ کو پکارو اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا جو ہے اس کو وسیلہ بناؤ"۔

تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کے لیے دعا کی ہے اور اس صحابی سے بھی یہی کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرو۔

اور اس کے علاوہ صحابہ کرام کو دیکھ لیں آپ کبھی بھی یہ الفاظ اُن کے منہ پر نہیں آئے کہ اللہ رسول کے صدقے، نبی کے صدقے، ولی کے صدقے، کسی فرشتے کے صدقے ہماری دعا قبول فرما بلکہ شدید قحط کی حالت میں جیسے صحیح بخاری میں آیا ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں انہوں نے سیدنا عباس کو گھر سے بلایا یعنی سیدنا عباس آئے اور انہوں نے دعا کی ہے، اور یہ سیدنا عمر فرماتے ہیں: "کہ جب اللہ کے

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ تھے تو ہم ان سے دعا کرواتے تھے (وہ دعا کرتے تھے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور پھر بارش آجاتی تھی اے اللہ تعالیٰ! اب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وفات پاچکے ہیں ہم عباس سے دعا کرواتے ہیں"؛ تو سیدنا عباس نے دعا کی ہے۔

اور یہاں پر سیدنا عباس کی ذات اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات سے بہتر نہیں ہے یاد رکھیں، بات ذات کی نہیں ہو رہی بات یہاں پر دعا کی ہو رہی ہے کیونکہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا تو کر نہیں سکتے وفات کے بعد اس لیے ان کو بلا کر دعا کی ہے اور یہ مسنون طریقہ ہے وسیلے کا۔

الغرض تو کسی نبی کے صدقے یا ولی کے صدقے دعا کرنا بدعت ہے۔

6- آخر میں جو تیسرا گروہ تھا جو سب سے بہترین لوگ ہیں جو میانہ روی سے دعا مانگتے ہیں اس دعا کے عظیم مہینے میں اور دعا کا حق ادا کرتے ہیں اور سر فہرست اللہ تعالیٰ کے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام ہیں، ذرا دعاؤں پر غور تو کریں کہ کیسے دعا مانگتے تھے:

(۱) آدم علیہ الصلاۃ والسلام نے کیا دعا مانگی؟

﴿رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ۫ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝۲۳﴾ (الاعراف:23)

﴿رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا﴾: اپنی عاجزی ہے ، اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کو وسیلہ بنایا، اپنی عاجزی اور اپنی غلطی اور اپنی کمزوری کا اعتراف کرتے ہوئے:

﴿ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا﴾: اعتراف ہے

﴿وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝۲۳﴾: پھر دعا ہے

(۲) نوح علیہ الصلاۃ والسلام سب سے پہلے رسول ساڑھے نو سو سال کی دعوت کے بعد (ساڑھے نو سو سال دعوت التوحید) دھتکارا قوم نے مذاق اڑایا کیا دعا کرتے ہیں؟

﴿رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَغْلُوْبٌ﴾ (القمر:10)

﴿رَبَّهٗٓ﴾: پھر بھی اللہ تعالیٰ کو پکارا

﴿اَنِّيْ مَغْلُوْبٌ﴾: اپنی عاجزی کا ذکر کیا

﴿فَانْتَصِرْ ۝۱۰﴾: پھر دعا ہے

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿فَفَتَحْنَآ اَبْوَابَ السَّمَاۗءِ بِمَاۗءٍ مُّنْهَمِرٍ ۝۱۱﴾ (القمر:11): آسمان کے دروازے کھل گئے ایسی بارش ہوئی ایسا پانی آیا کہ دنیا غرق ہوگئی!

(۳)اسی طریقے سے موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو دیکھیں کہ آگے سمندر ہے اور پیچھے فرعون کا لشکر ہے بنی اسرائیل کہتے ہیں کہ ہم ہلاک ہو چکے ہیں کیا فرمایا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے میرے پاس لاٹھی ہے میں کلیم اللہ ہوں ابھی کلام کر کے آیا ہوں لاٹھی میرے ہاتھ میں ہے دنیا کی سب سے بڑی طاقت میرے ہاتھ میں ہے میں دیکھتا ہوں فرعون کیا کرتا ہے یہ کہا؟!

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں سورۃ الشعراء میں:

﴿كَلَّا﴾ (الشعراء:62)

ہر گز نہیں! اے میری قوم تم غلط کہتے کہ ہم ہلاک ہو گئے: ﴿كَلَّا﴾

﴿إِنَّ﴾: بے شک

﴿مَعِيَ﴾: میرے ساتھ

﴿رَبِّي﴾: میرا ربّ ہے

﴿سَيَهْدِينِ ۝٦٢﴾: میرے لیے آسان راستہ نکالے گا ہدایت دے گا مجھے۔

آگے بھی موت ہے پیچھے بھی موت ہے آزمائش دیکھی ہے؟! لیکن ثابت قدمی ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کو یہ ایمان ہے۔

﴿كَلَّا ۖ إِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِينِ ۝٦٢﴾: براہِ راست دعا مانگی ہے یقین ہے ایمان ہے کہ میرا ربّ میرے ساتھ ہے، فوراً اللہ تعالیٰ کا حکم آتا ہے کہ اس سمندر کو لاٹھی تو مارو؛ لاٹھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے پہلے سانپ بنی تھی اب یہی لاٹھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے سمندر کو چیر کر ﴿طَرِيقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا﴾ (طٰہٰ:77): خشک راستہ بنا دیتی ہے (کیچڑ بھی نہیں! کمال لاٹھی کا نہیں ہے کمال لاٹھی کے ربّ کا ہے)۔

اور یہی لاٹھی تھی جب بنی اسرائیل بھٹک رہے تھے صحرا میں کہ پانی نہیں ہے کیا کریں کہاں سے پانی پیئں؟ ﴿اضْرِب بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۖ﴾ (البقرۃ:60): اسی لاٹھی کو پتھر پر تو مارو، پتھر سے بارہ چشمے پھوٹ پڑے؛ کمال لاٹھی کا نہیں ہے کمال موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کا نہیں ہے کمال لاٹھی کے ربّ کا ہے اور موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے ربّ کا ہے۔

مختصر بتا رہا ہوں آپ یہ دیکھیں کہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی دعا کیسی تھی اور آج ہماری دعائیں کیسی ہیں! غور کریں کہ کیسے پکارتے ہیں اپنے ربّ کو مشکل ترین حالت میں، اب آگے بھی موت پیچھے بھی موت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے زمانے میں، لشکر پیچھے ہے اور سمندر آگے ہے اپنے ربّ کو پکارا ہے۔

(۴)یونس علیہ الصلاۃ والسلام مچھلی کے پیٹ کے اندر کہ اس سے تنگ جگہ کوئی کبھی کسی نے دیکھی نہیں ہے پتہ ہے مچھلی کا پیٹ ہے اُس پیٹ کے اندر اللہ تعالیٰ سے کیا دعا کرتے ہیں، یہ حدیث بڑی پیاری حدیث ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں ذرا غور سے سنیں:

"دَعْوَةُ ذِي النُّونِ": ذی النون یعنی یونس علیہ الصلاۃ والسلام (نون کہتے ہیں مچھلی کو، "ذِي النُّونِ": مچھلی والا، معروف ہو گئے نا مچھلی سے)؛"دَعْوَةُ ذِي النُّونِ": ذی النون علیہ الصلاۃ والسلام کی دعوت دعا جو انہوں نے کی ہے۔

"إِذْ دَعَا رَبَّهُ": جب اپنے ربّ کو پکارا۔

"وَهُوَ فِي بَطْنِ الْحُوتِ": جبکہ وہ مچھلی کے پیٹ میں تھے۔

کیا دعا تھی؟

﴿لَّآ إِلَٰهَ إِلَّآ أَنتَ سُبْحَٰنَكَ إِنِّي كُنتُ مِنَ ٱلظَّٰلِمِينَ ۝٨٧﴾ (الانبیاء:87)

﴿لَّآ إِلَٰهَ إِلَّآ أَنتَ﴾: کلمۂ توحید ہے، وسیلہ بنایا ہے کلمۂ توحید کو

﴿سُبْحَٰنَكَ﴾: تُو پاک ہے

پھر اپنا اعتراف جرم ہے کہ نہیں ﴿إِنِّي كُنتُ مِنَ ٱلظَّٰلِمِينَ ۝٨٧﴾؟! اعتراف ہے (سبحان اللہ)

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں (اچھا یہ پتہ ہے یہ خاص اُن کے لیے دعا ہے کیا کہ دعا پڑھی اللہ تعالیٰ نے اُن کو نجات دے دی مچھلی کے پیٹ سے؟!) یہ خوشخبری سنیں: "لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِي شَيْءٍ قَطُّ": کوئی بھی مسلمان یہ دعا نہیں کرتا "إِلَّا اسْتَجَابَ لَهُ": اِلَّا یہ کہ اللہ تعالیٰ اُس کی دعا قبول کرتا ہے۔

کوئی بھی ہو یہ دعا ایک نبی نے کی تھی (علیہ الصلاۃ والسلام) مشکل ترین حالت میں اللہ تعالیٰ نے نجات عطا فرمائی آج ہم یہ دعا کرنے والے ہیں؟! کتنے ہیں جو یہ دعا کرتے ہیں؟! اگر نہیں تھے تو اب تو شروع کر دیں نا اس دعا کے عظیم مہینے میں: ﴿لَّآ إِلَٰهَ إِلَّآ أَنتَ سُبْحَٰنَكَ إِنِّي كُنتُ مِنَ ٱلظَّٰلِمِينَ ۝٨٧﴾: بار بار کرتے رہیں اور پھر دیکھیں کہ اس دعا سے زندگی کیسے بدلتی ہے۔

(۵) زکریا علیہ الصلاۃ والسلام کو اولاد نہیں ہوئی کیا دعا کی؟

﴿إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُۥ نِدَآءً خَفِيًّا ۝٣﴾ (مریم:3)

کسے پکارا؟ دیکھیں جہاں پر نبی کی دعا ہے ذرا غور کریں کہ ربّ کا لفظ موجود ہے ربّ کی صفات میں۔

ربّ کسے کہتے ہیں؟ جو خالق ہے، جو مالک ہے، تدبیر کرنے والا ہے، نفع اور نقصان کا مالک ہے، مشکل کشا ہے حاجت روا ہے اسے ربّ کہتے ہیں، جب کہتے ہیں "اے میرے ربّ!": یعنی یہ ساری چیزیں آپ کے ذہن میں آنی چاہیئں۔

ربّ کی ربوبیت کو وسیلہ بنا کر اللہ تعالیٰ کو پکارتے ہیں: ﴿نِدَآءً خَفِيًّا ۝٣﴾: یعنی دھیمی آواز میں، خفیٰ میں الگ ہو کر لوگوں سے آہستگی میں سرگوشی میں اپنے ربّ کو پکارتے ہیں اور اپنی عاجزی بیان کرتے ہیں۔

ہڈیاں کمزور ہو چکی ہیں سر کے بال بھی سفید ہو چکے ہیں:

﴿وَاشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَيْبًا﴾ (مریم:4): یعنی کوئی بال نہیں بچا۔

﴿وَاشْتَعَلَ﴾: جیسے کوئی آگ لگتی ہے تو کوئی چیز چھوڑتی نہیں ہے یعنی سر کے بال سارے سفید ہو چکے ہیں میں بوڑھا ہو چکا ہوں میں کمزور ہو چکا ہوں میں اعتراف کرتا ہوں، میں عاجز ہوں میں ناقص ہوں تو کامل ہے تُو ہر چیز پر قادر ہے؛ اللہ تعالیٰ نے بیٹے سے نواز دیا ہے۔

جب ہمیں اولاد کی ضرورت پڑتی ہے تو ہم کہاں جاتے ہیں؟ دیکھ لیں اکثر لوگ کہاں جاتے ہیں! اس بہترین مہینے میں بھی کہاں جاتے ہیں کیا کرتے ہیں! کسی نے تعویذ لکھوایا ہوا ہے اولاد کے لیے، جادوگر کے پاس جاتے ہیں تعویذ لکھوا کر آجاتے ہیں!

جادوگر کے پاس جانا اور اُس کی تصدیق کرنا کفر ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے، اور اگر تصدیق نہیں کرتا تو چالیس دن کی نماز نہیں ہے! رمضان کی نمازیں بھی نہیں ہیں جو آپ پڑھ رہے ہیں! تراویح کی نماز بھی گئی!

جرم کیا ہے؟ جادوگر کے پاس گئے ہیں صرف دیکھنے کے لیے کہ جادوگر کرتا کیا ہے؛ تصدیق کرتا ہے تو کفر ہے نہیں کرتا تو چالیس دن کی نمازیں نہیں ہیں یہ نحوست ہے جادوگروں کی! منحوس لوگ ہیں یہ!

اور بھی دعائیں ہیں سمجھدار کے لیے اشارہ کافی ہے وقت کافی گزر چکا ہے میں معذرت چاہتا ہوں، انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی دعاؤں کو دیکھ لیں آپ اور اُن کے متبعین کی دعاؤں کو دیکھ لیں آپ اور سبق حاصل کر لیں، ہمارے لیے بہترین نمونہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام ہیں اور خاص طور پر سید المرسلین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جن کا ہمیں حکم دیا گیا ہے پیروی کرنے کا اتباع کرنے کا۔

اور وسیلے کی بات بیچ میں آئی تو اگر دعا میں وسیلہ بنانا ہے اُس کا شرعی طریقہ ہے، دعا میں وسیلے کے لیے:

1-اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات کو وسیلہ بنانا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا﴾ (الاعراف:180)

(اللہ تعالیٰ کے پیارے نام ہیں اللہ تعالیٰ کو اُن پیارے ناموں سے پکارو)

تو یہ کہیں: "اے اللہ تعالیٰ! تو رحمٰن ہے تُو رحیم ہے مجھ پر رحم فرما"؛ الرحمٰن اللہ تعالیٰ کا نام ہے الرحیم بھی اللہ تعالیٰ کا نام ہے کہہ سکتے ہو یہ جائز ہے۔

2-اللہ تعالیٰ کی صفات کو وسیلہ بنانا: "اے اللہ تعالیٰ! تُو رحم کرنے والا ہے مجھ پر رحم فرما"؛ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں معروف اور مشہور دعا میں:

"يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ"

(اے اللہ تعالیٰ! تُو حی ہے تُو قیوم ہے میں تیری رحمت سے استغاثہ کرتا ہوں)

رحمت صفت ہے اللہ تعالیٰ کی۔

3-تیسری صورت دعا میں وسیلہ بنانے کی جو جائز صورت ہے وہ اپنے نیک اور صالح عمل کو وسیلہ بنانا ہے۔

آپ نے نماز پڑھی ہے نیک اور صالح عمل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس نماز سے جو میں نے پڑھی ہے اس کے صدقے یا اس نماز کے وسیلے سے میری دعا قبول فرما جائز ہے عبادت ہے، آپ نے کسی مسکین کی مدد کی ہے کسی یتیم کی مدد کی ہے آپ اُس خیر عمل کو نیک عمل صالح عمل کو وسیلہ بنا سکتے ہیں۔

اس کی دلیل میں اُن تین لوگوں کا قصہ جو سفر میں تھے شدید طوفان کی وجہ سے ایک غار میں بسیرا کر لیتے ہیں یا ایک غار میں چلے جاتے ہیں چھپ جاتے ہیں اور پھر ایک چٹان گر جاتی ہے اور وہ چٹان اپنی جگہ سے نہیں ہلتی بہت بھاری ہوتی ہے، وہ تینوں کوشش کرتے ہیں اپنی جگہ سے ہلتی نہیں ہے پھر اُن تینوں نے یہ طے کیا کہ ہم اپنے عمل صالح کو وسیلہ بناتے ہیں تا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس مصیبت سے نجات عطا فرمائے:

(۱) ایک نے امانتداری کو جو اُس نے امانت کی تھی اُس کو وسیلہ بنایا تھوڑا سا وہ پتھر ہلا۔

(۲) دوسرے نے حرام سے بچنا کہ اپنی کزن سے زنا کرنا چاہتا تھا لیکن جب اُس کی شادی ہو گئی تھی جب وہ حرام کرنے کے قریب تھا بالکل تو اُس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرو، وہ اللہ تعالیٰ سے ڈر گیا، تو اُس شخص نے یہ کہا کہ اے اللہ تعالیٰ! اگر میں نے یہ تیرے لیے کیا ہے خالصتاً تو اللہ تعالیٰ مجھے نجات عطا فرما۔

حرام سے بچنا زناکاری سے بچنا بھی عبادت ہے تو اُس نیک عمل کو اُس نے وسیلہ بنایا چٹان تھوڑی سی اور ہلی۔

(۳) اور پھر تیسرا شخص اُس نے والدین کے ساتھ حسن سلوک کو وسیلہ بنایا اور وہ چٹان اپنی جگہ سے ہٹ جاتی ہے۔

یہ تینوں اعمال اعمالِ صالحہ ہیں عمل صالح کو وسیلہ بنایا جا سکتا ہے صحیح بخاری کی روایت ہے، تو عمل صالح وسیلہ بنائیں اللہ تعالیٰ سے دعا کریں عملِ صالح سے۔

4- اور جو چوتھی صورت ہے وہ یہ ہے کہ کوئی شخص کسی مسلمان بھائی سے کہے کہ میرے لیے دعا کرو۔

کوئی بزرگ ہے آپ کا مسلمان بھائی ہے آپ اُسے کہتے ہیں کہ میرے لیے دعا کرو وہ آپ کے لیے دعا کرتا ہے اب یہ جو آپ نے وسیلہ بنایا ہے اُس شخص کی دعا کو (اُس شخص کو نہیں) اور وہ آپ کے لیے دعا کرتا ہے تو یہ بھی جائز ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

صحابہ کرام آتے اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ گزارش کرتے عرض کرتے: ''ادْعُوا اللّٰهَ'' (اللہ تعالیٰ سے دعا کریں)؛ ایک شخص آ کر کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں اللہ تعالیٰ مجھے شفاء دے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا کرتے یا نصیحت کرتے۔

وہ بڑھیا جس کے بارے میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص زندہ عورت دنیا میں چلنے والی جنتی عورت کو دیکھنا چاہتا ہے تو اس بڑھیا کو دیکھ لے، پھر اُس بڑھیا کا قصہ سنایا کہ اسے مرگی کے دورے پڑتے تھے وہ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتی ہیں عرض کرتی ہیں کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے لیے دعا کریں مجھے مرگی کے دورے پڑتے ہیں میں ٹھیک ہو جاؤں، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں "اگر تُو چاہتی ہے کہ میں تیرے لیے دعا کروں اور اللہ تعالیٰ تجھے شفاء دے دے اور اگر تُو چاہے تو صبر کرے تیرے لیے جنت ہے"؛ تو اُس بڑھیا عورت نے کہا کہ میں صبر کرتی ہوں (جنت چاہیے نا؟! ارے دنیا میں مرگی کے دورے پڑتے ہیں عورت کے کمزور ہے، مرگی کے دورے پڑتے ہیں انسان زمین پر گر جاتا ہے چوٹیں لگتی ہیں لیکن پھر بھی اُس

نے سوچا کہ دنیا تو یہی ہے جو چلی جائے گی چاہے مرگی کے دورے پڑیں یا نہ پڑیں دنیا تو فانی ہے نا، دار البقاء جنت ہے)؛ تو اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں صبر کرتی ہوں لیکن ایک عرض ہے کہ جب مجھے مرگی کے دورے پڑتے ہیں میرا کپڑا جسم سے ہٹ جاتا ہے میں بے پردہ ہو جاتی ہوں میرے لیے یہ دعا کریں کہ میں بے پردہ نہ ہوں۔

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا کرتے ہیں، سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم دیکھتے تھے اس بڑھیا عورت کو چلتے ہوئے جب دورہ پڑتا تھا گر جاتی تھی تو کہتے ہیں کہ جسم سے کپڑے چپک جاتے تھے اُس دن کے بعد ہم نے دیکھا نہیں ہے کہ جسم سے کپڑا تھوڑا بھی ہٹا ہو؛ یہ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا ہے۔

تو کسی بزرگ کے پاس آپ جائیں کسی عالم سے یا کسی بھی مسلمان بھائی سے آپ دعا کرا سکتے ہیں۔

اور اویس قرنی کا قصہ بھی معروف ہے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص ہے یمن سے آئے گا اور اُس کی چند نشانیاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمائیں اور صحابہ کرام کو کہتے ہیں کہ اُن کو کہیں وہ آپ کے لیے دعا کریں۔

کسی اور سے آپ دعا کرا سکتے ہیں وسیلہ بنا سکتے ہیں دعا کا اور جو صحیح بات ہے اس دعا میں بھی بہتر یہ ہے کہ آپ اپنا عقیدہ مضبوط رکھیں ایمان مضبوط رکھیں اور براہِ راست اپنے ربّ پر بھروسہ کرتے ہوئے یقین کے ساتھ اپنے ربّ سے دعا کریں۔

یہ مسنون طریقے ہیں یا شرعی طریقے ہیں وسیلے کے اب ان کے علاوہ جو بھی طریقے بتائے ہیں جو لوگ بتاتے ہیں اُن کا کوئی ثبوت نہیں ملتا؛ ہمارا دین کیا ہے؟"قال اللہ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بفهم سلف الصالح"(قرآن، صحیح حدیث صحابہ کرام اور سلف کی فہم کے مطابق)؛ اور ہمیں کہیں نہیں ملتا ان صورتوں کے علاوہ کوئی اور ایسی صورت ہو جہاں پر کوئی وسیلہ جائز ہو ان صورتوں کے علاوہ، نہ قرآن مجید میں ہے نہ کسی حدیث میں ہے اور نہ ہی سلف سے ثابت ہے (واللہ اُعلم)۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس 279.دعا کے مہینے میں ہماری دعائیں سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio